ڈاکٹر محمدامین کی ہائیکو نگاری کا تنقیدی جائزہ

A Critical Review of Dr. Muhammad Amin's Haiku

اقرا ریاض [i] 　 ڈاکٹر حماد رسول [ii]

Abstract:

Haiku is a famous Japanese poetry written in three lines, and 17 syllables making a 5-7-5 pattern. It is a farm of poetry which is true representative of Japanese culture. Dr Muhammad Amin is first one who Introduced Haiku in Urdu, His Haikus are deeply associated with human psyche. Dr. Muhammad Amin's Haiku have a vast range of subjects, we can smell, trees, leaves, Sessions, rivers, clouds, sunshine and chirping of birds as clear, as we are observing them with our own eyes. His Haikus enhance the esthetic capabilities in Urdu poetry.

Keywords: *Dr. Muhammad Amin, Multan, Innovation, Modern Poetry, Imported Genre, Japani Classical Tradition, New Ideas.*

ہائیکو ایک مشہور جاپانی صنفِ شاعری ہے جو تین سطروں یا مصروعوں میں لکھی جاتی ہے ، ان تین مصرعوں میں اراکینِ افعال کی کل تعداد ۱۷ ہوتی جس میں پہلے اور آخری مصرعے میں پانچ پانچ اراکین جب کہ درمیانے مصرعے میں سات اراکین ہوتے ہیں۔ ہائیکو جاپانی ثقافت کی حقیقی نمائندہ صنف ہے۔ ڈاکٹر محمد امین وہ پہلے شخص ہیں جنہوں نے ہائیکو کو اردو میں متعارف کرایا ، ان کے ہائیکو کا انسانی نفسیات سے گہرا تعلق ہے۔ ڈاکٹر محمد امین کے ہائیکو میں مضامین کا خاصا تنوع ملتا ہے ، ہم ان موضوعات میں خوشبو سونگھ سکتے ہیں ، درخت ، دریا ، بادل ، دھوپ کو دیکھ سکتے ہیں اور پرندوں کی چہچہاہٹ سن سکتے ہیں۔ یہ ہائیکو اردو شاعری میں جمالیاتی صلاحیتوں کو بڑھانے میں مددگار ثابت ہوئے ہیں ، یہ آرٹیکل اسی حوالے سے ہے۔

کلیدی الفاظ: ڈاکٹر محمد امین ، ملتان ، جدت ، جدید شاعری ، درآمدی صنف ، جاپانی کلاسیکی روایت ، نئے خیالات۔

وقت کا عنصر انسانی زندگی میں اہمیت کا حامل ہے۔ جس طرح وقت تغیر پذیر عنصر ہے اسی طرح انسانی اظہار بھی تغیر پذیر ہے وقت کے بدلتے رجحانات کے ساتھ ساتھ اس کے اظہار کے قرینے بھی بدلتے رہتے ہیں۔ جب کسی ایک زبان میں اظہار کا قرینہ ارتقاء پاتا ہے تو اس اظہاریت کے قرینے کو دیگر زبانوں میں بھی جذبات خیالات کے اظہار کے لیے نئے تجربوں سے گزار کر اپنایا جاتا ہے۔ اسی طرح اُردو شاعری نے بھی ہر روز نت نئے اظہار کے طریقے اپنائے۔ اُردو شاعری میں بیرونی دنیا کی بیشتر اصنافِ ادب کو اُردو کے قالب میں ڈھالنے کی کامیاب سعی کی گئی۔

انسانی فکر کے زاویوں کی تبدیلی کے ساتھ خیالات اور فکر کے اظہار نے بدلتے رجحانات کو اپنایا اور اسے اسلوب کے نئے سانچوں میں ڈھالا۔ اسی طرح جاپانی زبان و ادب کی اصناف کو جب پہلی مرتبہ شاہد احمد دہلوی نے اپنے ادبی مجلے ساقی (جاپان نمبر) ۱۹۳۶ء میں شائع کیا تو اُردو ادیبوں اور شاعروں کو پہلی

[i] پی ایچ ڈی اسکالر ، شعبہ اردو ، بہاء الدین زکریا یونی ورسٹی ملتان۔

[ii] اسسٹنٹ پروفیسر ، شعبہ اردو ، بہاء الدین زکریا یونی ورسٹی ملتان(Corresponding Author)

مرتبہ جاپانی ادب سے روشناس کرایا اور ہندوستانی ادیبوں نے ان اصناف میں تجربے کیے۔ اس سے قبل ۱۹۱۹ء میں بنگالی نوبل انعام یافتہ شاعر رابندر ناتھ ٹائیگور نے اپنے جاپان کے سفر نامہ جاپان جاتری میں جاپان کی تہذیب و ثقافت کا ذکر کرتے ہوئے اس کی مقبول صنف ہائیکو کا تذکرہ کیا اور دو جاپانی ہائیکو نظموں کا آزاد ترجمہ پیش کیا۔[1] ساقی کے 'جاپان نمبر' کے بعد ہندوستانی شعرا نے ہندوستان کی تمام مقامی زبانوں میں اس کے تراجم کیے اور بعد ازاں اس کی تکنیک پر طبع زاد ہائیکو بھی کہے۔ ڈاکٹر انور سدید کی رائے ہے کہ "اردو میں ہائیکو کو سب سے پہلے ظفر اقبال کے رسالے لیل و نہار نے ہائیکو تراجم کے ذریعے متعارف کرایا۔ ظفر اقبال کے بعد عبدالعزیز خالد، پرویز پروازی نے جاپانی ہائیکو کو اردو کا روپ دیا۔ جب کہ جابر علی سید نے اُردو میں ہائیکو کی ابتداء ۱۹۴۳ء سے قرار دی ہے۔ شاید اُن کی نظر سے ساقی کا 'جاپان نمبر' نہیں گزرا ہوگا۔ ساقی کا 'جاپان نمبر' ۱۹۳۶ء میں شائع ہوا۔ اس میں جاپانی شاعری کی ابتداء اور ہائیکو کے اُردو تراجم کا ذکر ملتا ہے۔

ہائیکو جاپانی شاعری کی اہم قسم ہے۔ ہائیکو تین مصرعوں پر مشتمل مختصر نظم ہے۔ اس میں صوتی آہنگ کی تعداد ۱۷ ہے جس کی ترتیب پہلے مصرعے میں ۵، دوسرے میں ۷، اور تیسرے میں ۵ ہوتی ہے۔ جاپانی شاعری میں ایسی تین مصرعوں والی نظم کو ہاکو یا ہائیکو کہتے ہیں۔ اس صنفِ شاعری سے جاپانی ادب میں دیگر ادبی اصناف نے جنم لیا۔ فضل حق قریشی ہائیکو کے متعلق لکھتے ہیں:

> "ہوکو: اس نظم کے تین مصرعے ہوتے ہیں اور تینوں مصرعوں کے بولوں کی تعداد سترہ (۱۷) مقرر ہے یعنی پہلے میں پانچ دوسرے میں سات اور تیسرے میں پھر پانچ۔"[2]

شعری ہیئت کے لحاظ سے ہائیکو مختصر نظم ہے جو مجموعی طور پر تین سطروں یا مصرعوں پر مشتمل ہوتی ہے۔ ہائیکو کی شعری ہیئت اور اس کی بحروں کی تشکیل ۱۶ویں صدی عیسوی میں ہوئی۔ یہ صنف شاعری ۱۷ویں سے ۱۸ویں صدی میں پھلی پھولی اور آج ترقی یافتہ شکل میں موجود ہے۔ اس نظم میں مذہبی، سیاسی، سماجی اور معاشرتی پہلوؤں کو پیش کیا گیا اور ان سب سے بڑھ کر فطرت کے حسین مناظر کو بیان کیا گیا، اس ہیئتی اور فکری صورت کو اردو میں بھی اسی طرح برتا گیا۔ انسائیکلو پیڈیا آف پوئٹری اینڈ پوئٹکس میں ہائیکو کے متعلق یوں مرقوم ہے:

"Haiku: The Japanase Laric form of 17th syllables in lines of 5, 7, 5, syllables

emerged in the 16th century flourished from the 17th to 19th century and has adhernts today. Each Haiku must state or imply a reason or New York month and except for modern innovations in almost wholy restricted to natural imageds whose symbolic force in bared. Upon literacy tradition and cultural mingling of Buddhism."[3]

اُردو شاعری میں ہاکو یا ہائی کائی یا ہائیکو جاپانی ادب کی طرح شہرت رکھتی ہے۔ ہائیکو کے موضوعات مناظرِ قدرت و فطرت، ہجر و وصال، داغ و درد؛ جاپانی کی طرح اُردو شاعری میں بھی اپنے تمام تر جمالیاتی پہلوؤں کے ساتھ جلوہ گر ہے۔ ہائیکو کے موضوعات کے متعلق پروفیسر عنوان چشتی لکھتے ہیں:

"ہائیکو کی ابتداء سولہویں صدی میں ہوئی مگر سترہویں اور انیسویں صدی میں عروج ہوا۔ یہ ہیئت جاپانی شاعری میں آج تک چھائی ہوئی ہے۔ ہائیکو کے موضوعات فطرت، موسم، مناظر، نیا سال، درد و داغ، فکر و خیال ہیں۔ اس کی تکنیک بہت اہم اور مخصوص ہوتی ہے۔ ہائیکو میں کوئی ایک لفظ مرکزی اور بنیادی ہوتا ہے جو ذہن کو معانی کے تمام امکانات کی طرف متوجہ کرتا ہے۔" [۴]

جاپانی میں ہائیکو کے بنیاد گزار باشوبسون، کیکاکو، اسا، کیتو موکودو، اونیورا، اوئے مارو، سانیو، سیہو اور چی پوکو ہیں جب کہ مغربی شعراء میں ٹی ای ہیوم، ڈبلیو بی ٹیس، البرٹ فراسٹ، ایمی لاول، کانریڈ آئکن اور ایذرا پاؤنڈ نمایاں ہیں۔ ہائیکو میں اُردو شعرا نے خوب محنت کی۔ ہندوستان اور پاکستان سے جن شعرا نے اس میں کامیاب تجربے کیے اُن میں مظہر امام، بلراج کومل، کرشن موہن، نینا جوگن، ششی بھون گپتا، سرشار بلند شہری، چراغ جے پوری، ڈاکٹر ولی چشتی، کادیش پرتاپ گڈھی اور ڈاکٹر ارشد کمال، آفتاب مضطر، قمر جمالی امروہی، رسا چغتائی، حمایت علی شاعر، شبنم رومانی، منظر ایوبی، سید ابوالخیر کشفی، رئیس باغی، سحر انصاری، سہیل احمد صدیقی، محسن بھوپالی، اقبال حیدر، روبینہ تحسین، شہزاد نیاز، محمد رئیس علوی، وضاحت نسیم، عمر شہزاد اور ڈاکٹر محمد امین کے نام نمایاں ہیں۔ ان ناموں میں ڈاکٹر محمد امین کے ہم عصر شعرا میں بشیر سیفی، حیدر قریشی، رضی الدین رضی، ساحل حیدر گردیزی، اقبال ارشد حسین سحر، جمیل ملک کے نام قابلِ ذکر ہے۔

جاپانی شاعر باشو نے جاپانی زبان میں ہائیکو کو پروان چڑھایا جب کہ اُردو میں ڈاکٹر محمد امین نے

ہائیکو نظم کے گلاب کو اپنے خونِ جگر سے نکھارا۔ اُردو شاعری میں جب ہائیکو نظم کو فروغ ملا تو اس میں ہمارے معاشرتی عقائد کے ساتھ ساتھ ہمارے مذہبی عقائد اور ہماری طرزِ معاشرت نے جاپانی کی جگہ لے لی۔ اُردو زبان میں جاپانی صنفِ شاعری ہائیکو کی ترویج میں جاپان قونصل خانہ کا اہم کردار رہا ہے۔

اُردو ادب میں طبع زاد ہائیکو کی ابتداء پروفیسر ڈاکٹر محمد امین نے کی۔ محمد امین کے جاپان میں قیام کے دوران میں جاپانی زبان میں استعداد حاصل کی اور اس کی بناء پر انھوں نے جاپانی میں ہائیکو کہنے کے ساتھ ساتھ جاپانی شعراء کے ہائیکو کے تراجم کیے، اس کے بعد انھوں نے اُردو میں طبع زاد ہائیکو کہے اور اس صنفِ سخن کے لیے بحریں اور دیگر فنی رموز متعین کیے۔ ڈاکٹر محمد امین ہائیکو کے دیباچہ "پیش گفتار" میں لکھتے ہیں:۔

> "میں نے ہائیکو کو شعوری طور پر اور کوشش سے نہیں اپنایا بلکہ شعری تجربہ اپنے آپ اس ہیئت میں ڈھلتا چلا گیا۔ میں نے اس کے لیے بحرِ خفیف مسدس کو اختیار کیا ہے۔ جو میرے نزدیک اس صنف کے لیے موزوں ترین مختصر بحر ہے۔"[۵]

اُردو ہائیکو نگاری کو جو شناخت دی وہ محمد امین کا خاصہ ہے۔ انھوں نے اس کے لیے مخصوص بحر اور اوزان مقرر کیے اور اس کو صحیح معنوں میں اُردو میں متعارف کرایا۔ جابر علی سید اس ضمن میں لکھتے ہیں:۔

> "محمد امین نے ہائیکو کو مخصوص اور ناگزیر تکنیکی تبدیلیوں کے ساتھ اپنایا اور وہ اس میں خاطر خواہ کامیاب رہے ہیں۔ اس کامیابی کو اولیت کے گریڈ کے ساتھ جمع کر دیا جائے۔"[۶]

ڈاکٹر محمد امین کی ہائیکو نظموں کا پہلا مجموعہ ہائیکو فروری ۱۹۸۱ء میں شائع ہوا۔ ہائیکو کا یہ مجموعہ مکتبۂ اہلِ قلم ملتان نے شائع کیا۔ اس مجموعہ میں ۶۷ ہائیکو ہیں۔ ڈاکٹر محمد امین کی ہائیکو شاعری کا دوسرا مجموعہ اور ابھی انتظار کتنا ہے جنوری ۱۹۹۳ء میں شائع ہوا۔ اس کا پہلا حصہ نثری شاعری جب کہ آخری حصہ میں ۴۶ ہائیکو ہیں۔ ڈاکٹر محمد امین کا ہائیکو نظموں کا تیسرا مجموعہ خزاں کا چاند ۲۰۰۳ء میں ادب رنگ پبلی کیشنز لاہور سے شائع ہوا۔ اس میں ۵۷ ہائیکو نظمیں شامل ہیں۔ ڈاکٹر محمد امین کا ہائیکو شاعری کا چوتھا شعری مجموعہ بارش میں بھیگتے زرد پتے دستک پبلی کیشنز، ملتان سے ۲۰۱۶ء میں شائع ہوا۔ لوحِ مسطور محمد امین کا پانچواں شعری مجموعہ ہے۔ یہ مجموعہ کتاب نگر ملتان نے ۲۰۲۰ء میں شائع کیا۔ اس مجموعہ میں دینی شاعری،

موضوعاتی شاعری، غزل اور نظم کے علاوہ ۴ ہائیکو بھی شامل ہیں۔

ڈاکٹر محمد امین نے اُردو ہائیکو میں موضوعاتی وسعت کے ساتھ غزلیہ آہنگ بھی پیدا کیا ہے۔ آہنگ، موضوع اور تخیل کے جمالیاتی حسن سے ہائیکو کو نئی پرواز عطا کی ہے، ملاحظہ کیجیے:۔

موسموں کے تغیروں کی صدا　　زندگی کے لہو میں رچ بس کر
لفظ کے گنبدوں میں گونجتی ہے　　(ہائیکو، ص۸)

دوسرے مجموعہ کی ہائیکو میں فنی پختگی کے ساتھ موضوعات میں فلسفیانہ تنوع فکری گہرائی پہلے سے زیادہ ہے۔ اس مجموعہ میں درختوں، پھلوں، موسموں اور بدلتے ہوئے انسانی رویوں اور جذبات کو ہائیکو کا موضوع بنایا ہے۔ جس طرح ناصر کاظمی کے ہاں اُداسی، ہجر اور یاد ایک بنیادی استعارہ کے طور پر شاعری کو سمجھنے اور تخیل کی بازآفرینی میں نمایاں ہے۔ اس مجموعہ میں انھوں نے موسم، خوشبو، مٹھاس، رنگِ جمال، اُداس، اُداسی، مسافت، نیم شکستہ ٹہنی، دُکھ کا ذائقہ، وغیرہ جیسے استعارے استعمال کیے ہیں۔ محمد امین کی استعارہ سازی کے سلسلے میں ڈاکٹر اسلم انصاری لکھتے ہیں:۔

> ”اُداس لڑکی کا چہرہ، نیم کی شکستہ ٹہنی پر بیٹھی ہوئی فاختہ، صحن میں کھلا ہوا گلاب کا پھول، روزن سے اترتی ہوئی روشنی کی شعاع، دن بھر کی پرواز سے تھکی ہوئی چڑیا۔ یہ سب استعارے ہیں جو ہمیں محمد امین کے ذہن میں جھانکنے اوران کے شعری تجربے کو سمجھنے کے مواقع فراہم کرتے ہیں۔“[۷]

ہائیکو کی تہذیبی اور ادبی اہمیت جاپانی معاشرے میں مسلّم ہے۔ ہائیکو اور جاپانی تہذیب و ثقافت کے متعلق کونسلر سفارت خانہ جاپان، توشی کازو اسومورا لکھتے ہیں:

> ”فنونِ لطیفہ جاپانی ثقافت کا اہم رکن ہے اور جاپانی معاشرے میں شاعروں، ادیبوں اور فنونِ لطیفہ سے وابستہ تمام فنکاروں کو بہت عزت کی نظر سے دیکھا جاتا ہے۔ جاپانی سرزمین صدیوں پر محیط ثقافتی ورثے کی امین ہے اور شاید اسی کے تحفظ میں ہماری ثقافتی بقاء اور ہماری ترقی کا راز چھپا ہے۔ جاپانی ہائیکو صرف ایک ہائیکو نہیں بلکہ اپنے اندر ایک پیغام اور مخصوص موسم بھی لیے ہوتی ہے۔ ہائیکو میں لفظ بولنے لگتے ہیں تو پڑھنے اور سننے والوں کو ایک ایسے منظر میں لے جاتے ہیں جہاں ماحول کو سرگوشیاں صاف سنائی دیتی ہیں۔ گویا منظر نگاری ہائیکو کا طرۂ امتیاز ہے۔“[۸]

توشی کازواپسو موراڈاکٹر محمد امین کی ہائیکو شاعری اور ان کے شعری مجموعہ بارش میں بھیگتے زرد پتے کے متعلق رقم طراز ہیں:

''بارش میں بھیگتے زرد پتے ڈاکٹر محمد امین کی ایک اور بہترین کاوش ہے۔ اُن کی ہائیکو شاعری سے بھی مٹی کی مہک محسوس کی جا سکتی ہے۔ یوں تو امین صاحب بہت سی کتابوں کے مصنف ہیں مگر اُن کی وہ تصانیف بہت اچھی لگیں جو انھوں نے پاکستان میں جاپانی زبان کی ترویج و ترقی کے لیے تحریر کیں۔ اُن کی بے لوث خدمت کو پاکستان میں جاپانی سفارت خانہ بہت قدر کی نگاہ سے دیکھتا ہے۔'' [۹]

ڈاکٹر محمد امین کی ہائیکو نظم نگاری میں موضوعات کا تنوع ملتا ہے اور تخلیقی تجربے کا وجدان اپنے عروج پر ہے۔ ان کی ہائیکو کے موضوعات میں نعتیہ، حمدیہ، منقبت، موسموں، پھلوں، پھولوں، زندگی کے تجربات، خاموشی، زندگی کی گہماگہمی، مذہبی، فلسفیانہ، فطرت سے وابستگی، ہجر و فراق، تغیر و تبدیلی، دنیا کی بے ثباتی، پاکستانیت، حب الوطنی، سیاسی، سماجی موضوعات کے ساتھ زندگی کے داخلی و خارجی اظہار کی رنگارنگی ملتی ہے۔ انھوں نے ہائیکو جیسی صنفِ شاعری میں نعت اور حمد کہی ان کے ہم عصر شعرا نے بھی نعت کہی لیکن ان کی کہی ہوئی ہائیکو نعت و حمد میں فکری گہرائی کے ساتھ فنی عظمت بھی ہے۔ حمدیہ ہائیکو:

اس کا نام لکھو جس کے نام کی برکت ہی
زندہ رکھتی ہے (سلیم کوثر)[۱۰]

اے میرے معبود حور ملائک اور انسان
سب کو تو مسجود (احمد سعدی)[۱۱]

جھوٹ ہیں سارے در سب سے بڑا سچ دنیا میں
اللہ اکبر (اقبال حیدر)[۱۲]

ڈاکٹر محمد امین نے نہ صرف اردو بلکہ پنجابی میں بھی ہائیکو کہے ان کی پنجابی حمدیہ ہائیکو:

دھرتی تے اسمان دن رات ہنیرا چانن
سوہنے رب دی سنجان (دکھ سانجھ، ص۱۳۱)

پنجابی حمدیہ ہائیکو کے علاوہ اردو میں بھی حمدیہ ہائیکو کا خوب صورت تجربہ کیا ہے۔ اس ہائیکو حمد کے دوسرے مصرع میں سورۃ الفیل سے اشارات یا تلمیح استعمال کی ہے۔ وہ لکھتے ہیں:

اِک طرف چونٹیوں کا رازق تو دوسری سمت ہاتھوں کے غول
تیری تقسیم تیری حکمت ہے (بارش میں بھیگتے زرد پتے، ص ۱۲)

ایک اور حمدیہ ہائیکو میں اس طرح رقم طراز ہیں:

پھول پتے یہ تتلیاں جگنو آسمان پر یہ اَن گنت تارے
اِک نشانی ہے تیرے ہونے کی (ایضاً، ص ۱۳)

اردو ہائیکو حمد کو پنجابی میں اس طرح ڈھالا کہ دونوں کا فکری مواد ایک ہے:

اسماناں دے تارے پھل، پتے، تتلی، جگنو
رب دی دین گواہی (دکھ سانجھ، ص ۳۰)

حمد کی طرح ہائیکو میں نعت کا اظہار کیا گیا۔ بشیر سیفی ہائیکو نعت میں اپنی عقیدت کا اظہار کچھ اس طرح کرتے ہیں:

اک سے اک بڑھ کر لیکن جان محفل ہیں
میرے پیغمبر ﷺ [۱۳]

فاروق شکیل ہائیکو نعت میں اظہارِ محبت کچھ اس طرح کرتے ہیں:

نورِ پیکر ہیں دونوں جہاں کی رحمت کا
آپ ﷺ سمندر ہیں [۱۴]

ڈاکٹر محمد امین محبوب کبریاؐ کی شان میں اپنی کم ہمتی، بصیرت اور بصارت کا اظہار اس انداز میں کرتے ہیں:

بصارت دے بصیرت دے نظر دے مجھے اشیائے عالم کی خبر دے
محمد کا قصیدہ لکھ رہا ہوں دماغِ مدحتِ خیر البشر دے (طاقِ ابد، ص ۱۵)

ڈاکٹر محمد امین اپنی ہائیکو شاعری اور نظریہ شاعری کے متعلق لکھتے ہیں:

"میں نے اپنی ہائیکو نگاری میں جاپانی خصوصیات کو اختیار کرنے کی کوشش کی ہے۔ مجھے طبعاً ایسا ماحول پسند ہے جس میں درخت پودے ہوں، پھول ہوں، پرندے ہوں۔ میں جانوروں سے بہت محبت کرتا ہوں۔ مجھے پرندے اور جانور بہت اچھے لگتے ہیں۔ مجھے پھولوں سے پیار ہے، موسم میرے مزاج پر بہت اثر انداز ہوتے ہیں۔ مجھے زندگی میں ایسا ماحول میسر نہیں آیا۔" [۱۵]

محمد امین کی ہائیکو میں اُن کا فلسفہ و فکر نمایاں دکھائی دیتا ہے۔ ان کی ہائیکو میں اُن کا فلسفہ کی بنیاد پر اُن کے ہائیکو میں موضوعات کا تنوع ملتا ہے۔ اُن میں موسموں کی تغیرات، منظر، تنہائی کی یادیں، اداسی کی متنوع کیفیات اور ان سب کے ساتھ ساتھ آڑو، ناشپاتی، کھجور، فالسہ، انگور اور جامن کو مقامی رنگوں میں استعمال کیا ہے۔ ڈاکٹر محمد امین فلسفہ کے استاد ہیں اور اپنی فلسفیانہ منطقی فکر اور وسعتِ نظم کو غیر جانبدار انداز میں اُردو شاعری کی صنف ہائیکو میں برتا ہے:۔

آم کے بُور سے مہکتی شام

اور چائے میں ذائقہ دُکھ کا

جس میں یادوں کی ڈوبتی ناؤ (ہائیکو، ص۱۱)

محمد امین کی شاعری میں مقامی درخت اور پودے اور احساسات ملتے ہیں۔ جاپانی شاعری اور ادب میں ’’سکورا‘‘ درخت، تشبیہ، استعارہ و دیگر معنوی علامات میں استعمال ہوا ہے لیکن ڈاکٹر محمد امین نے دینی شاعری میں مقامی رنگوں، درختوں اور پودوں کو برتا ہے اور مقامیت پیدا کی ہے:۔

موسموں سے کشید کرتے ہیں

پھول، خوشبو، مٹھاس، رنگ، جمال

اور میں ایک غم فنا آثار (ہائیکو، ص۱۷)

موسموں کی خوب صورتی، فطری منظر نگاری اور مناظرِ قدرت انسان کو سکون اور تسلی دیتے ہیں۔ یہ انسانی فطرت کے لیے راحت فراہم کرتے ہیں اور چین و آرام کا سامان مہیا کرتے ہیں۔ موسموں کا بیان اور اُن سے جڑی اشیاء جذبات واحساسات، درختوں اور پھولوں کو انتہائی خوب صورتی سے پیش کیا ہے:

پھر شگوفے کھلے ہیں آڑو پر

پھر پرندوں نے گھونسلے ڈالے

پھر وہی مارچ کا مہینہ ہے (ہائیکو، ص۸)

قدرتی حسن کی منظر نگاری کی عمدہ مثال تو اُن کی یہ ہائیکو ہے جس میں آسمان پر شفق کی لالی سے نئی تعبیر کو جنم دیا اور یاقوت جیسے قیمتی پتھر کو دل کے قطرہ خون سے تعبیر کیا اور یاد کی آبشاروں میں گم ہو گئے۔ پروفیسر محمد امین کہتے ہیں:

آسمان پر شفق کی لالی ہو

دل کے یاقوت پر اُسی لمحے

یاد کی آبشار گرتی ہے (ہائیکو، ص۵۲)

اردو ہائیکو نظم میں اسی قدر اختصاریت ہے جس قدر جاپانی ہائیکو میں کم لفظوں میں موضوع اور فکر کے بیان میں اختصار ملتا ہے۔ اردو ہائیکو میں پاکستانی اور جاپانی جمالیاتی تصورات کا خوب صورت امتزاج

ملتا ہے۔ انسانی فکر کے بدلتے زاویوں اور اظہار کے بدلتے قرینوں کی طرح شاعری کے قرینے بھی بدلتے جا رہے ہیں اور ہائیکو نظم کو اردو میں خوب صورتی سے قبول کیا گیا ہے۔ اختصاریت اور کفایتِ لفظی ہائیکو کا دوسرا نام ہے۔ ڈاکٹر محمد امین نے جاپانی صنفِ شاعری ہائیکو کو پاکستانی مزاج فکر میں ڈھال کر اسے اردو کی ہی صنفِ شاعری بنا دیا۔ ڈاکٹر محمد امین ہائیکو کی پنیری جاپان سے لائے اور اسے پاکستان کی ادبی سرزمین میں لگایا اور اس کی آبیاری کی اور اس کا ثمر حاصل کیا۔ آڑوں کے درخت کے ساتھ ساتھ میدانی علاقے کے بیری کے درختوں کے پتوں سے بھی معنویت پیدا کی ہے:۔

زندگی کے درخت پر خوشیاں　　　پھول بن کر کھلیں مگر اب کے
دھوپ ہی سے جھلس گئے سب پھول　　　(ہائیکو، ص ۲۷)

کتنی صدیاں گزر گئی اک ساتھ　　　کتنے لمحے برس برس کے ہوئے
دل میں پھر تیری یاد لوٹ آئی　　　(اور ابھی انتظار کتنا ہے، ص ۵۸)

مٹھیوں میں بھری ہے یاد کی راکھ　　　خالی آنکھیں ہیں درد کا کشکول
وقت جس میں اُداسیاں ڈالے　　　(اور ابھی انتظار کتنا ہے، ص ۶۵)

عمر دہلیز پر کھڑے گزری　　　لوٹ کر آسکا نہ شہزادہ
کتنی لمبی خزاں کی شام ہوئی　　　(ایضاً، ص ۵۸)

ماں کے رشتہ میں دیگر رشتوں کی طرح کا طمع موجود نہیں ہوتا ہے۔ ماں کی محبت اور شفقت اس کے جذبات کا آئینہ ہے۔

ہو رہی ہے دیے کی لو مدھم　　　کپکپائے لرزتے ہاتھوں سے
ماں کے ہونٹوں پہ کانپتی ہے دعا　　　(ایضاً، ص ۶۸)

وقت کے بے کراں سمندر میں　　　دل کی ندی بھی ڈوب جاتی ہے
حرف کا بادبان روشن ہے　　　(خزاں کا چاند، ص ۵)

ڈاکٹر محمد امین زندگی کے ہر موضوع کو ہائیکو نظم کا موضوع بنالینے کی مہارت رکھتے ہیں۔ ان کی شاعری کے مطالعہ سے یہ احساس ہوتا ہے کہ انھوں نے شاعری میں کڑی ریاضت کی ہے۔ وہ ہائیکو شاعری کے حقیقی نبض شناس ہیں اور اس کے فکری و تکنیکی رموز سے پوری طرح واقفیت رکھتے ہیں۔ ڈاکٹر محمد امین کا اسلوب صاف ستھرا اور زبان سادہ ہے اُن کی شاعری میں معنی کا ابلاغ مکمل طور پر ہوتا ہے۔ اُن کی ہائیکو کے مطالعہ سے معلوم ہوتا ہے اُنھوں نے موضوع کی گہرائی میں جا کر اُس کی نبض تلاش کی اور پھر ہائیکو لکھی یہی

ISSN:2708-5724, E-ISSN:2708-5732

پہلو ایک عمدہ تخلیق کار ہوتا ہے اور یہی عنصر اُن کے اسلوب کو جاذب اور آسان بنادیتا ہے۔ اُن کی طبیعت کی عاجزی سادگی کا پرتواُن کی ہائیکو شاعری میں عیاں ہے۔

حواشی

۱۔ سہیل ارشد، ''اردو ہائیکو فن و تکنیک''، مشمولہ: ماہنامہ اردو دنیا، اکتوبر۲۰۱۶ء، دہلی۔

۲۔ ڈاکٹر یونس حسینی، پروفیسر بیروجی کتاؤکا، اُردو میں ہائیکو (مستقبل اور امکانات) (کراچی: رباب پبلی کیشنز، ۱۹۹۹ء)، ۲۳۴۔

۳۔ ڈاکٹر رفعت اختر، ہائیکو تنقیدی جائزہ (دہلی: نازش بک سنٹر، ۱۹۹۳ء)، ۳۴۔

۴۔ ایضاً، ۳۵-۳۴۔

۵۔ محمد امین، ہائیکو (ملتان: مکتبۂ اہلِ قلم، ۱۹۸۱ء)، ۶۔

۶۔ ایضاً، ۷۔

۷۔ محمد امین، ہائیکو، ۱۰۔

۸۔ ڈاکٹر محمد امین، بارش میں بھیگتے زرد پتے (ملتان: دوست پبلی کیشنز، ۲۰۱۶ء)، ۷۔

۹۔ ڈاکٹر محمد امین، توشی کازواپسو، ''کچھ میرے رائے میں''، مشمولہ: بارش میں بھیگتے زرد پتے (ملتان: دوست پبلی کیشنز، ۲۰۱۶ء)، ۸۔

۱۰۔ علیم صبانویدی، اردو شاعری میں نئے تجربے (چینئی: اکاڈمی آف اسلامک ریسرچ، فروری ۲۰۰۲ء)، ۱۳۳۔

۱۱۔ ایضاً۔

۱۲۔ ایضاً۔

۱۳۔ ایضاً۔

۱۴۔ ایضاً۔

۱۵۔ ڈاکٹر محمد امین، توشی کازواپسو، ''کچھ میرے رائے میں''، مشمولہ: بارش میں بھیگتے زرد پتے (ملتان: دوست پبلی کیشنز، ۲۰۱۶ء)، ۱۱۔